REGISTERED

L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء | نمبر ۳۷

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن	۵/
۲- اصلاح اخلاق	۴/
۳- اصلاح حفظان صحت	ا/
۴- اصلاح زراعت	ا/
۵- افلاس ہند اور اسکی تردید	ا/
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی	۲/
۷- بچوں کی پرورش	۲/

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح	۱۰/
۲- خدائے اسلام	۲/
۳- ینابیع القرآن	۳/
۴- الکفارہ	/۰
۵- بائبل یا قرآن	۱۰/
۶- مسیح ابن اللہ	۲/
۷- اثمار شیریں	۴/
۸- میزان الحق	۴/
۹- کشف القرآن	۲/
۱۰- الکندی	۱۲/
۱۱- عقائد اسلامیہ	۱۰/
۱۲- آئینہ قرآن	۲/
۱۳- دین اسلام	ا/
۱۴- ینابیع الاسلام	۸/

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مشنر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن	۸/
۲- سمپردائے	۶/
۳- ویدوں کی تعلیم	۱۰/
۴- وشنو کے دس اوتار	۲/
۵- رشیوں کا آبائی وطن	۲/
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۳ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی	۲/
۸- ویدوں کی قربانیاں	۳/

۹- ویدک تصنیفات ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلیئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اولاد وسیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیلِ داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸/
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (دلیکی) ۱/
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولوس ۴/
۴- تاریخ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروشلم کے آخری ایام ۸/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/
ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی و قلبی فائدہ حاصل ہو کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹرشی - ایک چینی پاسٹر ۴/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۹/
۴- روضۃ الکبرا ۶/
۵- سیر مع تصویریں ۱۰/
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنسن کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیقِ صلیب ۸/
۱۱- راسپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- راسپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۶/
۱۵- شریف بیبیاں مع تصویرات ۶/
۱۶- سورج پرکاش ۶ و ۱۲/
۱۷- عزت بیتال ۵ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۶/
۱۹- ابن حُور ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵/
۲۲- پھلمنی اور کرونا ۴/
۲۳- پوڈیاس لگانے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم ۱۰/
۲۶- کلبیاں اور بابا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/
یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح ۱/
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں ۱/
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸/
۵- اگسٹین کے اقرارات ۴/
۶- عیسائی مسافر تصویردار ۸/
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- گنجینۂ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- انجیل کا الہام ۸ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴/
۲۰- مشاہیر عالم ۴/
۲۱- ہندو مسیحیت ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۲/
۲۳- شادی کی بابت ۱/
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں مینیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نورافشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

چوہوں کے چمڑے ابخوبصورت چیزوں کے بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ سالگذشتہ میں ۵ ہزار پونڈ کے چمڑے انگلستان میں آئے۔ کلکتہ میں بھی کتابوں کی جلدوں اور نقدی کی تھیلیوں اور دستانوں میں ان کو استعمال میں لانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا ایمرالڈ ڈیوک آف ڈیونشائر کے پاس ہے اُس کو اُن کے والد صاحب نے ڈوم پیڈرو سے خریدا تھا۔ یہ قطر میں ۲ انچ ہے اور نہایت خوبصورت رنگ کا ہے۔ اس کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے۔

گریٹ برٹن کی مردم شماری کے لئے ۲ اپریل ۱۹۱۱ء مقرر ہوا ہے شادی شدہ لوگوں سے یہ بھی دریافت کیا جاویگا کہ شادی کو کتنے برس ہوئے اور کتنے بال بچے ہیں اور کتنے گرو ہیں آباد ہیں شاید ان باتوں سے کچھ مطلب نکلے!

نیویارک بندر میں جواہرات جو گذشتہ سال میں آئے اُن کی قیمت ۴۴۹۴۲۵۵ ڈالرس یا ۹۰۸۸۸۱ پونڈ تھی۔

یونائیٹڈ سٹیس میں ایک وعظ تیار کرنے والی کمپنی ہے جو ہر ہفتہ نئی اور تازہ وعظ صرف ۲ پونڈ سالیانہ ادا کرنے پر دیتی رہتی ہے۔ ان وعظوں میں ۴۰۰ سے ۵۰۰ تک الفاظ ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ موجودہ زمانے کے حسب حال ہوتے ہیں بمشست خادمان دین کے لئے جو وعظ بنانے میں وقت معلوم کرتے ہیں یہ ایک عمدہ خوشخبری ہے۔

انگلشمین مخبر ہے کہ جس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ڈاکٹر گریرسن صاحب نے ایک صدی ہوئی کہ تجویز کی تھی۔ اب وہ تکمیل ہونے لگی ہے۔ دو سال گزرے کہ انگلینڈ اور امریکہ میں اسکی تحریک ہوئی تھی لیکن پھر رہ گئی تھی۔ لیکن اب یہ تجویز عمل میں آرہی ہے چنانچہ اس کا اب پورا انتظام ہو گیا ہے اور ماہ اکتوبر سے ایک انڈین اور پانچ یوروپین پروفیسروں کے مشان کیساتھ یہ یونیورسٹی کھولی جاویگی۔ جسکے لئے اب خاطرخواہ چندہ بھی ہو گیا ہے۔ اور میرا امید ہندوستان میں یہ ایک پہلی مسیحی یونیورسٹی ہے۔

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ ولائی لامہ نے اب واپس تبت جانا منظور کر لیا ہے۔ اور اس نے یہ چند ایک شرطوں پر منظور کیا ہے۔ جن میں سے کئی ایک یہ ہیں کہ اس کو وہاں پورا اختیار دیا جاوے اور کسی قسم کی مداخلت چینی سرکار نہ کرے اور اپنی فوج کو وہاں پر کم کر دے۔

خوشی کی خبر ہے کہ مدراس گورنمنٹ نے انڈسکریمنس گورنمنٹ کے بڑے عہدے پر مسٹر ایم۔ ایس۔ مسکاریہنس بی۔ اے ایک مسیحی کو سرفراز کیا ہے۔ یہ جگہ مسٹر جے۔ ڈبلیو بھوا کے ولایت چلے جانے پر خالی ہوئی تھی۔ مسٹر مسکاریہنس ۲۰ سال سے گورنمنٹ کی ملازمت میں جگہ بجگہ خدمت کر رہے تھے ہم اس اسامی کے ملنے سے صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں۔

علیگڈہ کالج کے ہندو طالب علم کے لئے مسٹر جسٹس سنکرن نائر نے ۵ء روپیہ کا وظیفہ دینا منظور کیا ہے۔ اس فرد پر کردہ طالب علم بورڈنگ میں رہ کر مسلمان طالب علموں کیساتھ ہی کھانا کھاوے۔

چھوٹا ناگپور سے کلکتہ عجائب گھر میں فی الحال مشہور جین کی تصویر آئی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہزار برس کی پرانی ہے۔ یہ نہر رے سفید پتھر سے بنی ہوئی ہے۔ یہ قد میں دو فٹ لمبی ہے اور عرض ۱۰ انچ کا ہے۔

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ ناقل ہے کہ تین لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک پیرہ کلیشن (بڑا اعلانی ستون) بنایا جاویگا تاکہ وہ ہز ایکسیلنسی لارڈ منٹو بہادر کی یادگار قائم کیجاوے اور لارڈ ممدوح اپنے ریٹائر ہونے سے پیشتر ماہ نومبر میں اس کا بنیادی پتھر رکھینگے اور یہ بھی تجویز ہے کہ اسکے ارد گرد ایک پارک ہو جس سے اس کی خوبصورتی ہو اور سیر کرنے والوں کے لئے قابل دید ہو۔ اس رسم کی ادائیگی کے وقت مہاراجہ بنارس پریذیڈنٹ ہونے کے لئے مدعو کئے گئے ہیں۔

اگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ نے رپورٹ کی ہے کہ اس سال آلوؤں کی فصل شاید خاطرخواہ نہ ہو کیونکہ آلوؤں کو ایک قسم کا کیڑا لگ گیا ہے۔ جو انکو خراب کر رہا ہے۔ اگر یہی حال رہا تو آلوؤں کی فصل کے بہت کم ہونے کا اندیشہ ہے۔

ایک چھوٹے سینگوں والا بیل جو مسٹر لیوبلڈ کا تھا نو سو پونڈ یعنے ۱۲۰۰۰ روپیہ کو بکا۔

ڈوور کی کان کو ئلہ میں ۴۰۰۰ فیٹ زیر زمین سمندر کے نیچے سے کوئلے نکلتے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی حق حقوق

نمبر ۴

اور اسکے بعد جس وقت آدم کی نسل زیادہ ہوگئی تو گناہ بھی اُسی قدر ترقی کرگیا حتیٰ کہ آدم کی دسویں پُشت ہی میں خدا گناہ کی کثرت کی برداشت نہ کر سکا۔ بلکہ نوح نبی کے ذریعہ سے اُسکے خاندان کو اپنے حکم سے ایک کشتی بنوا کر اُس بڑے طوفان سے بچالیا۔ جسکے سبب سے اور تمام بنی آدم غرقاب ہوگئے۔ پر اُس کے بعد بھی گناہ زیادہ ہوتا گیا اور قسم قسم کی بُرائیاں لوگ کرتے رہے جنکی کم وبیش سزا بھی خدا وقتاً فوقتاً دیتا رہا مثلاً کال اور وبا اور دیگر آفتیں گاہے گاہے آتی رہیں۔ اور آخرکار خدا نے قوم یہود کو جو خداپرست تھی اور دیگر اقوام بُت پرست تھیں چنکر الگ کیا اور ظاہر کیا کہ دنیا کا نجات دہندہ اُس قوم میں ظاہر ہوگا۔ اور متواتر بہت سے نبی اُس قوم میں پیدا کئے۔ اور بعض ایسے نبی بھیجے جو نہ صرف نبی کی خدمت ادا کرتے تھے۔ بلکہ قوم یہود کے پیشوا اور بادشاہ بھی ہوئے اور آخرکار اس قوم میں ایک باقاعدہ حکومت جاری ہوئی اور بڑے بڑے سلاطین پیدا ہوئے۔ جن کی بادشاہت دنیا میں بہت مشہور ہوئی۔ مثلاً داؤد اور سلیمان وغیرہ اور اس اثنا میں نجات دہندہ کی خبر کم وبیش دیجاتی رہی کہ وہ آکر دنیا میں فرخ ہوگا اور اپنی جان کا کفارہ دیکر بنی آدم کو بچا دیگا۔ پر ابھی وقت نہ آیا تھا اور اس لئے مختلف قسم کی رسومات اور رسمیں مقرر ہوئیں اور مروج رہیں جن کا مفصل بیان بائبل میں پایا جاتا ہے۔ اور آخرکار نجات دہندہ کے آنے کی گرم بازاری ہوئی اور اُس قوم یہود کی بھی ابتری ہوگئی۔ اُن کی سلطنت جاتی رہی اور رومیوں کی سلطنت قایم ہوگئی اور رومی سلطنت کے وقت میں وقت مقررہ پر وہ موعود نجات دہندہ دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس کی چنداں ضرورت نہیں کہ خداوند یسوع کا کل حال اس جگہ دہرایا جاوے۔ کیونکہ انجیل مقدس میں اُس کی کل کیفیت درج ہے۔ صرف یہ دکھلانا مدنظر ہے کہ وہ منجی موعود اب دنیا میں آگیا تھا۔ اور اس نے اس دنیا میں قدم رکھتے ہی جبکہ وہ سن بلوغت کو پہونچا نجات کا کام شروع کردیا۔

وہ نیکی کرتا پھرتا تھا۔ اور اپنی زندگی کے دن اور رات رفاہ عام کاموں میں ہمہ تن مصروف رہا وہ پاک نوشتوں کی پوری تکمیل کرکے اور اپنے آپ کو کفارے میں صلیب کے اوپر قربان کرکے جاں بحق ہوا اور نجات دینے کا تمام کام من وعن بلکہ حرف بحرف پورا کردیا۔

ہمعصر انڈین سٹینڈرڈ مطبوعہ ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء میں ورلڈ مشنری کانفرنس کے اثر کی بابت ۳ نہایت عمدہ بیانات شایع ہوئے ہیں پہلا پادری ڈی میکلین ڈی ڈی کا ہے دوسرا پادری جے آر چیتامبر بی۔ اے کا ہے اور تیسرا پادری این میکنیکل ایم اے کا ہے ان تینوں مضامین میں کانفرنس مذکورہ کو نہایت پُرتاثیر بیان درج ہوا ہے۔

آٹھ بڑے ضروری اور اہم معاملات مقرر کرکے جو کچھ سُجھا دیا اور انتظام مختلف کمیٹیوں کی طرف سے پیش ہوئے اور جو کچھ کانفرنس میں ان پر کارروائی ہوئی اور جو کچھ اس کا اثر ہوا اُس کا پورا بیان لکھا گیا ہے۔

سچ مچ یہ کانفرنس خدا کی بڑی عجیب حکمت اور رہنمائی سے منعقد ہوئی جس نے اپنے لوگوں کے خیالات کو ایسے عمدہ اور ضروری باتوں کی طرف لگایا اور انجیل کی بشارت کی ترقی کا خاص خیال اپنے لوگوں کے دلوں میں ڈالا۔ اس کانفرنس کا ہونا ہماری دانست میں خالی از فائدہ نہیں ہے بلکہ اس کا انتظام ملکوں پر اچھا پڑا ہے اور امید ہے کہ خدا کے کام میں اس کا نتیجہ بُرا نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے جلال کے بڑھانے کا باعث ہوگا۔

ملک جاپان میں جو ترقی مسیحیت نے اس نصف صدی میں کی ہے اُس کا اندازہ ہم مندرجہ ذیل بیان سے لگا سکتے ہیں

جاپان میں قریباً آٹھ سو مشنری اور ۸۰ ہزار پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں جن میں سے تیرہ سو جاپانی مسیحی پاسٹر بشارتی کام کرتے ہیں مسیحی خدمت کے لئے اس سوسائٹی سے چندہ ایک معقول رقم میں جمع کیا جاتا ہے۔ بائبل مقدس کا تمام ترجمہ اُن کی زبان میں ہوگیا ہے اور بائبل مقدس کے حصے لوگوں میں خاطر خواہ فروخت ہوتے ہیں۔ جنکی تعداد ہر سال ہزاروں سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ایک سو چیاسی سکول مشن کی طرف سے یہاں قایم ہیں۔ سات کرسچن پبلشنگ ہاؤس ہیں۔ اکیاون کرسچن آرفینج ہوم ہیں اور گیارہ ہسپتال ہیں۔

اس حیرت انگیز ترقی پر جو مسیحیت نے نصف صدی میں جاپان کے اندر کی ہے۔ نظر ڈالتے ہوئے کون انسان ہے جو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ دن بہت قریب ہی ہے جبکہ بدھ ازم اس ملک کو خیرباد کہکر ہمیشہ کے لئے اپنے بوریا بندھنا وہاں سے اُٹھا کر چل دیگا اور اپنی پُرانی انسانیت کو حسرت کیساتھ نئی انسانیت کے ہاتھوں میں سونپ جائیگا۔ جو کہ ہر پہلو سے اسکی آئندہ ترقی اور اخلاقی اصلاح کے لئے معاون اور مجب ثابت ہوتی رہیگی۔

ریلولو و نجات کا تجربہ۔ اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ جناب پادری ٹی پی۔ ایم بگ صاحب نے تصنیف کیا ہے جو اردو زبان میں ہے۔ یہ رسالہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں ہر دو کو مفید ہے کیونکہ نجات کی سب کو ضرورت ہے۔ اس قسم کے مضامین کی ایک چھوٹی کتاب انگریزی زبان میں شایع ہوگئی ہے لیکن عام لوگوں کی بہتری اور فایدے کیلئے یہ رسالہ شایع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ہندی میں بھی چھاپا گیا ہے تاکہ ہندی خواں لوگوں کو فایدہ پہنچے یہ رسالہ رومن اور فارسی حروف زبان میں بھی شایع ہوا ہے تاکہ کثیر تعداد لوگ اس سے فیضیاب ہوں کیونکہ یہ مضمون نہایت ضروری اور انسان کی گویا روح کی غذا ہے چاہیئے کہ ناظرین اسکو منگوا کر مطالعہ کریں اور فایدہ اُٹھاویں اسکی قیمت صرف ۱ ہے اور اگر زیادہ منگوانا ہو تو نصف قیمت پر ملیگا۔



آریہ گزٹ اور ہم

آگے چل کر وہ تحریر کرتے ہیں ہاں وہ الہام کے اور Inspiration کے لفظوں سے درحقیقت ناواقف تھے۔ کیونکہ فارسی اور انگریزی زبانیں بعد کی ہیں لیکن ایشور گیان کے معنے لفظ سے مزور واقف تھے۔"

ویدوں کو تو آپ انادی کہیں تو بجا سمجھنا چاہئے کیونکہ جسکا سن و سال نہ معلوم ہو تو وہ بے تعداد زمانہ کا سمجھے جانیکا مستحق ہو سکتا ہے۔ مگر جب ہم ویدوں کے گیان کو دیکھتے ہیں تو وہ خدا کی پاک ذات کے شایانِ شان نہیں ہیں تو ہم کس بنا پر آپ کی باتوں کو تسلیم کرکے ویدوں کو Inspired الہامی مان لیں۔ آگے اور پیچھے کا معاملہ اگر مان بھی لیا جاوے تو بھی اس میں کیا قباحت لازم آتی ہے۔ دیکھنا تو حقیقت اور اصلیت کا ہے اور ازلی اور ابدی تو خدا ہی ہے اور اُس کے الہام اور پاک صفات کو جو تعلیم قائم رکھتی ہے وہ ہی اُس کی ہے۔ اور جو اُن کو توڑ ڈالتی ہے وہ ناقص ہے پھر تحریر کرتے ہیں۔

"نور افشاں کو شاید آج الہام ہوا ہے کہ وہ الہام کے لفظ سے ناواقف تھے۔"

نور افشاں نے تو الہام کا دعوے نہیں کیا اسکے لئے الہام کی ضرورت بھی نہیں ہے صرف عقل ہی اسکے فیصلے کے لئے کافی ہے۔ بلکہ دعویٰ آپ کرتے اور اس کا ثبوت دینے میں قاصر ہو کر غلط پہلو بحث کا اختیار کرتے ہیں جو عقلمندوں کے نزدیک قرین عقل نہیں ہے۔

آخر لکھتے ہیں کہ "ہم اپنے ہمعصر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ پیشتر اس کے کہ کچھ لکھے ذرا اپنی تحریر اور دلائل کو پڑھ تو لیا کریں کہ کیا لکھ رہے ہیں۔"

ہم ادب سے یہی عرض ہمعصر سے کرتے ہیں اور اپنے سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم اُن کی اس نصیحت کو بدل و جاں قبول کریں گے لیکن اُن سے التجا کرتے ہیں کہ وہ بھی اس عمدہ قاعدے پر عامل رہیں۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ کیوں صاحب زبردست اور طاقتور تو وہ بھیڑیئے نہ نکلے جنہوں کو آپ بے نقصان اور مظلوم گنتے ہیں۔ اُنہوں نے اُن کو نیست و نابود کر دیا۔ ہم بخوبی دکھلا آئے ہیں کہ خود حفاظتی کے لئے جنگ کرنے کی کوئی وجہ قابل تسلیم نہیں ہے بلاوے کا بدلہ اور عوض معاوضہ کا طریقہ نظر آ رہا ہے جو اخلاقاً اور شرعاً منع ہے

قولہ۔ بیر معونہ اور رجیع کے حادثات پر ایک نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسلمان ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری سامنے کر دیتے تو اُن کی بیویاں اور بچے قید کر لئے جاتے اور غلام بنا کر فروخت کر دیئے جاتے۔

اقول۔ ایک گال پر طمانچہ کھانے کی تعلیم تو قرآن نے دی ہی نہیں اس لئے تو جنگ و جدل اور لوٹ مار کی خوفناک کارروائی کا رواج چلا آیا ہے جس نے یہ تعلیم دی تھی وہ صلح کا شاہزادہ ربنا المسیح تھا جس کی تعلیم سے دنیا بھر میں آج ظلم و جبر کی بیخ اُکھڑتی جاتی ہے۔ اور امید ہو کہ اگر لوگ مسیحی تعلیم کو اختیار کریں تو اس دُنیا ہی میں ضرور بہشت بن جاویگا

قولہ۔ اگر مسلمانوں کے لئے اُن کے دشمنوں کی طرف سے کوئی نرمی ہو سکتی تھی تو یہی کہ وہ ارتداد کر کے اپنی جانیں بچا لیتے مگر وہ رسول عربی کے صحابی تھے نہ کہ یسوع مسیح کے شاگرد۔

اقول۔ یسوع مسیح کے شاگردوں کے سامنے لوٹنے کے لئے کوئی ملک نہ تھا۔ اور نہ اُن بے چاروں کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔ مگر شاید آپ نے نہ پڑھا ہو تو بھی وہ سوا ایک آدھ کے تمام شہید ہو گئے۔ پر ارتداد نہیں بلکہ دین اور ایمان کے لئے۔ تواریخ اس امر کی شاہد ہے مسیح کے شاگردوں کا ارتداد کرنے کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ ورنہ یہ بالکل بے ثبوت الزام ہے۔ یہاں مسیح کے شاگرد تھے جنکی شہادتوں پر دین عیسوی کی بنیاد ہوئی اور فی زمانہ بھی شہید اُسکو تازہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں اسلام کے نبی کے شاگرد ہیں جو دین کے پیچھے رشک کی اُمید پر جانیں توڑ توڑ کر دیتے ہیں یہاں خالص دینی معاملہ ہے۔ خدا تواریخ کا مطالعہ کیجئے تو آپ میں اور اُن میں آسمان اور زمین کا فرق نظر آئیگا۔ ایک کی غرض سراسر جسمانی معلوم ہوگی جبکہ دوسرے کی غرض محض دینی اور روحانی

قولہ۔ اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ارادہ اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کرنیکا تھا۔ اور اگر اُن کا سچا مطلب تھا تو دشمنوں کی روک تھام کا کوئی بندوبست ضروری تھا۔

اقول۔ بانی اسلام اور اُسکے پیرؤں نے جو طریقہ روک تھام کا سمجھا وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ان جنگلی اور وحشی قوم کے ساتھ ویسا ہی برتنا جیسا کہ وہ کرتے تھے نہ صرف اسلام پر اور اُس کے مذہبی اصول پر بدنما داغ لگاتا ہے بلکہ زیادہ تر اسلام کے اپنے اوپر بھی قسم قسم کی تکلیفات لایا ہے جنکی غمناک کہانی ایڈیٹر صاحب بھی کئی جگہ سُنا چکے ہیں۔ بڑے بڑے متقی و پرہیزگار اور نمازی مسلمان بڑی بڑی گروہوں میں ناحق قتل کئے گئے۔ اور علاوہ ازیں اشاعت اسلام کا مطلب بھی پورا نہ ہوا۔ بلکہ مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا۔ اور اگر جان توڑ توڑ کر جنگ پر جنگ کر کے قریشیوں کا بخوبی پیچھا کیا جاتا۔ تو وہ قابو پا کر شاید مسلمانوں کو روئے زمین پر سے مٹا ڈالتے

قولہ۔ جو تدابیر مسلمانوں نے اختیار کیں اگر وہ ہمارے معترضین کی نظروں میں ٹھیک نہیں ہیں تو پھر ہم پوچھتے ہیں کہ ان حالات کے ماتحت اور کیا کیا جا سکتا تھا؟

اقول۔ ایڈیٹر صاحب کا سوال اب اسجگہ بے موقعہ اور بالکل بے فائدہ ہے۔ کیونکہ اگر اب کوئی تدبیر بتائی بھی جاوے تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ اب جو کچھ کرنا تھا وہ مسلمان کر چکے ہیں وہ زمانہ لوٹ کر اب نہیں آئیگا۔ باقی آئندہ

اقتباس

وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنستا ہے

گذشتہ زمانے میں مسیحیوں نے رومی حاکموں کے ہاتھوں سے انتہا تکلیفات اور ایذا رسانی شدید اٹھائی اور ہزارہا درجہ شہادت پاگئے پر تواریخ کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ان رومی ظالموں کا حشر بھی اچھا نہ ہوا بلکہ اسقدر ایذا پہنچانے میں انہوں نے اپنے برے اور ظالمانہ کاموں کا بدلہ کسی قدر پا لیا۔ ناظرین حیران ہونگے کہ تیس رومی بادشاہوں اور صوبے کے حاکموں اور اور بزرگوں کا جو اگلے زمانے کے مسیحیوں کی ایذا رسانی میں مستعد تھے یہ عجیب انجام ہوا تھا کہ ایک شخص کسی سخت ظلم کرنے کے بعد جلدی دیوانہ ہوا۔ ایک اپنے بیٹے کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ ایک اندھا ہوا۔ ایک کی یہ حالت ہوئی کہ اس کی آنکھیں پھوٹ نکلیں۔ ایک پانی میں ڈوب مرا۔ ایک گلا دبانے سے مرگیا۔ ایک تنگ اسیری میں انتقال کر گیا ایک گر پڑ کے ایسی خوفناک حالت میں مرا کہ بیان سے باہر ہے۔ ایک کا ایسا مکروہ مرض تھا کہ اسکے نوکر کئی ایک طبیب اس کے بدبو ہونے کے سبب سے مریض کے پاس نہ رہتے تھے۔ قتل کئے گئے۔ دو خودکشی کر کے جاں بحق ہوئے۔ ایک اور بھی خودکشی کرنی چاہتا تھا لیکن اسکی طاقت نہ رکھ کے دوسرے سے مدد لینے کا محتاج ہوا۔ پانچ اپنے ملازموں سے بطور دغا قتل کئے گئے۔ پانچ اور ایذا رسانی موت میں گرفتار ہوئے اور آٹھ لڑائی میں مارے گئے اس میں سے ایک جوان تھا جو دین عیسوی کا منکر ہوا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اس نے اپنا کٹار آسمان کی طرف اٹھا کے خدا کے بیٹے کا جسے وہ حقارت سے گلیلی کہتا تھا سامنا کیا۔ لیکن جب لڑائی میں زخمی ہو کے دیکھا کہ اب جان جاتی ہے تو اس نے کچھ اپنے خون کو جمع کر کے اسے آسمان کی طرف پھینکا اور پکارا کہ اے گلیلی تو نے فتح پائی"۔

ایم۔ ایم۔

مراسلات

ارکان ستہ

پھر یہ مسئلہ کیسا باطل ہو کہ زبور سے توریت اور انجیل سے زبور منسوخ ہوئی۔ پھر آخر کار قرآن کے آنے سے توریت زبور انجیل منسوخ ہوگئیں تمام قرآن مجید میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ یہ پہلی کتابوں کی تنسیخ کرتا ہے بلکہ بار بار یہی فرماتا ہے کہ یہ سابقہ تعلیمات سماوی کا مصدق ہے ...... تنسیخ کا لفظ القائے شیطانی کی نسبت تو ضرور آیا ہے۔ جیسا کہ (سورہ حج آیت ۵۱-۵۲ تک آیا ہے) فینسخ اللّٰہ ما یلقی الشیطان یعنی جو شیطان القا کرتا ہے اس کو اللّٰہ منسوخ کر دیتا ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب صفحہ ۳۲۶۔ پھر آپ سورہ اعلی کی آیت ۶-۷ پر نوٹ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک اور آیت میں اس طرح پر آیا ہے ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک بنی اسرائیل آیت ۸۶۔ یعنے اگر ہم چاہتے تو جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اس کو لے جاتے مگر ایسا وقوع میں نہیں آیا اس لئے ما شاء اللّٰہ یا لئن شئنا سمجھنا کہ ایسا وقوع میں بھی آیا سراسر غلط خیال ہو۔ ہاں ایک نسخ ضرور ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ فینسخ اللّٰہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللّٰہ آیاتہ یعنے شیطان القا کو اللہ تعالے منسوخ کر دیتا ہے۔ پھر اپنی آیات کو مضبوط کر دیتا ہے ۲۴ میں ہے ویمح اللّٰہ الباطل ویحق الحق بکلمتہ۔ یعنے اللہ تعالے باطل کو محو کر دیتا ہے اور اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کرتا ہے صفحہ ۱۱۲

ان مثالوں سے میرا یہ مطلب ہے کہ کچھ سے علما کا اس بات پہ اتفاق ہو چکا کہ قرآن عربی میں شیطانی القا نے راہ پائی جو بعد کو منسوخ کیا گیا اور یہ ایک معاملہ ہے جس پر قرآن کے متن کے اعتبار و یقین کی بنیاد ہو

اور جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ القا شیطانی کیا تھا جسے اللہ نے منسوخ کر دیا تو علما طالبان حق کے آنسو پونچھنے کو آیت ماتحت پیش کر دیا کرتے ہیں :- تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ نے اسے قرآن سے خارج فرما دیا بعض نے تو یہاں تک دلیری کی ہے کہ انہیں اس قدر القائے شیطانی کا اقبال کرنا محال معلوم ہوتا ہے۔

اب یہ معاملہ دریافت طلب ہے کہ آیا القائے شیطانی کی صرف یہی ایک آیت تھی جسے اللہ تعالے نے منسوخ فرمایا اس کے سوا اور کچھ بھی قرآن عربی میں اب تک موجود ہے۔ جسے منسوخات کی فہرست میں داخل ہونا چاہئے تھا۔ بلکہ قرآن عربی سے خارج ہونا چاہئے تھا اور نہیں کیا گیا۔

۱۔ اول ہمیں قرآن میں ناسخ اور منسوخ کا قانون ملتا ہے۔ لکھا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا

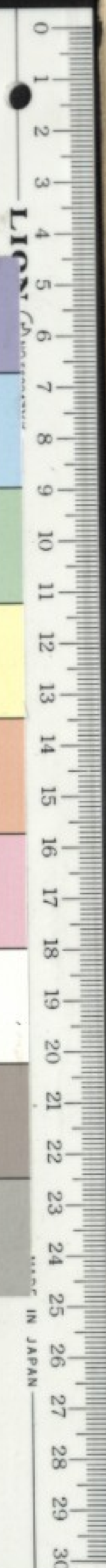
یعنے ہم جو آیت منسوخ کرتے ہیں تو اس کی مثال یا اس سے بہتر لے آتے ہیں۔ بقر آیت ۱۰۶

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

اور جب ہم ایک آیت کو دوسری کی جگہ بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں تو مفتری ہے۔ بلکہ اکثر ان میں کے لاعلم ہیں نحل آیت ۱۰۱ اور کلام منسوخ آیت کے موافق القا شیطانی ہو۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ۔

اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی رسول یا نبی کو نہیں بھیجا مگر جب انہوں نے تمنا کی تو شیطان انکی آرزو میں القا کرتا۔ پس اللہ اسکو جو شیطان القا کرتا ہے منسوخ کرتا ہے۔ باقی آئندہ



ویدوں کی اصل

(۵) ان خیالوں میں الہام کا نام ونشان نہیں ہے۔ ان ہی سے کسی خیال میں بھی ویدوں کے مصنف نہیں مانے گئے۔ جب کسی انسان نے ویدوں کو تصنیف ہی نہیں کیا تو الہام کس کو ہوا؟ سو ان مختلف خیالوں پر بھروسہ کر کے ویدوں کو الہامی کہنا نامناسب ہے۔

(۶) جب جس دیوتا کی قدر بڑھ گئی۔ تب اُسی دیوتا سے وید نکالے گئے۔ ایک ہی سنگتا یا ایک ہی براہمن کے مختلف حصوں میں جو اس امر میں مختلف رائیں نظر آتی ہیں۔ اس کا سبب یہی ہے کہ اس سنگتا یا براہمن کے یہ مختلف حصے مختلف اشخاص یا مختلف فرقوں سے رچے گئے۔

(۷) سوامی دیانند سرستی نے اگنی۔ وایو اور آدتیہ کو رشی اور برہما جی کو اُن کے شاگرد قرار دینے کی بڑی کوشش کی ہے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جو حوالات پیش کیں۔ اُن سے نہ اگنی وایو آدتیہ رشی ٹھہرے اور نہ اُن کے آتما میں ویدوں کا پرکاش کیا جانا ہی ثابت ہوا اور نہ برہما جی ہی اُنکے شاگرد بنے۔

(۸) رگ۔ یجو اور سام ویدوں سے اتھرووید کی بابت کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی اور نہ براہمن تصنیفات کے قدیم حصوں ہی سے۔ شت پتھ براہمن اور چھاندوگیہ اپنشد کے بتانے والے منتروں میں اتھروانگرس کا نام ونشان نہیں ہے اور منوسمرتی کے اقتباس شدہ شلوک ہی میں شت پتھ براہمن کے سانس والے منتر میں بے شک اتھروانگرس کا نام ہے پر ساتھ ہی ساتھ اور بھی بہت سی تصنیفات کے نام ہیں جنہیں اہل ہنود شروتی تصنیفات میں شمار نہیں کرتے ہیں۔ لہذا شت پتھ براہمن کا یہ حصہ مابعد زمانے کی تصنیف معلوم ہوتا ہے۔ اُس کو اتھرووید کی تائید میں پیش کرنا اور نہ کرنا یکساں ہے اتھرووید ہی سے اتھرووید کی بابت شہادت پیش کرنے سے لوگ اُسے اپنی زبان سے میاں مٹھو کہینگے۔

(۹) ویدوں کا ایشور کرت ہونا بھی ثابت نہیں ہوا۔ اگر رِچیں اور سکہبہ والے منتروں سے وید ایشور کرت ٹھہرے۔ تو خود وید کے باقی منتروں سے اور دیگر شاستروں کی شہادت سے تو وید انسانوں سے پیدا ہوئے۔ جب تک ان اشکالوں کو دور نہیں کر سکتے تب تک محض دو چار منتروں کے تھوڑے سے اشارہ سے ویدوں کو ایشور کرت کہنے کا کیا حق ہے؟

تمام علوم کا اُپدیش بذریعہ وید۔ ویدوں کے ایشور کرت ہونے کے ثبوت میں سوامی دیانند نے ایک عجیب حوالہ پیش کیا جسکو ہم بطور مذکورہ بالا آیات کے تتمہ کے یہاں پر درج کرتے ہیں۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے ۴۰ منتر ۸ (یا ایشوپنشد ۸)۔ سوامی جی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں "جو خود بخود موجود محیط کل۔ پاک۔ ازلی بے شکل پرمیشور ہے وہ ازلی رعایا جیووں کے بہبود کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے"۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش۔ ساتواں سملاس (اُردو)

"تمام علوم کا اُپدیش بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے"۔ متن میں یہ لفظ وید اور جملہ کہاں ہے؟ ہم نے اس منتر کے بہت سے ترجمے دیکھے کلکتہ۔ بمبئی و شمالی ہند کے کئی مشہور پنڈتوں کے بھاشیوں کا ملاحظہ کیا مگر کسی پنڈت کو مذکورہ بالا دیانندی جملے کی تائید کرتے نہ پایا۔ پنڈت لوگ تائید کریں کہاں سے جب یہ جملہ متن میں ہے ہی نہیں؟ سوامی جی نے پورا منتر اقتباس بھی نہیں کیا۔ پورا منتر یہ ہے۔

"وہ پرماتما سرب ویاپک۔ نرمل۔ نراکار۔ بیداغ۔ بے رگ وریشہ۔ شدھ۔ پاپ رہت۔ سب کا دیکھنے والا من کا مقرر کرنے والا۔ سب کے اوپر خود ہست ہے"۔ یہاں تک تو ترجمہ آسان ہے اور اس کے آخری لفظ کے سوا سوامی جی نے اقتباس بھی نہیں کیا۔ اقتباس شدہ حصے کا ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد جی یوں کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

وششٹ

اور مہابھارت کے انوشاسن پرب میں وہ گائے کی فوقیت اور قدوسیت بیان کرتا کہ گائیں تمام مخلوقات کی بڑی پناہ ہیں گائیں سب کے لئے برکتوں کا باعث ہیں۔ گائیں کامیابی کی بنیاد ہیں۔ جو لوگ گائے کا دان کرتے ہیں وہ تمام گناہوں کے دور کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ گائیوں کے ناموں کا جاپ کرنے کے بغیر کسی شخص کو سونا یا صبح کے وقت اُٹھنا نہ چاہئے۔ وغیرہ۔

رگ وید میں وششٹ کی تصنیف کئے ہوئے کئی ایک منتر آئے ہیں۔ علاوہ ان کے دھرم شاستروں میں سے ایک اسکے نام سے موسوم ہے اٹھارہ پرانوں میں سے ایک پران بھی اُسکے نام پر ہے اور ایک کتاب یوگ وششٹ نام نہایت مشہور ہے جس میں اُس نے رامچندر کو گیان دیا ہے۔

وشوامتر

(سنسکرت لفظ وشو یعنی سب یا کل اور متر یعنی دوست یعنی سب کا دوست سے مرکب ہے) یہ ایک راج رشی تھا جو برہمرشی کے درجہ تک پہونچ گیا تھا۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں وششٹ کی طرح اس کا بھی بہت ذکر آیا ہے۔ اور وششٹ کے ساتھ اسکا بڑا تعلق نظر آتا ہے۔ اگرچہ اُن میں ابتدا ہی سے تنازعہ اور جھگڑا رہا ہے۔ زمانے کے لحاظ سے از روئے رامائن وہ رامچندر کے زمانہ میں موجود تھا اور اس سے بھی پیشتر تھا اور وششٹ سبھا رواج۔ واسدیو۔ اگست منی وغیرہ کا ہمعصر تھا۔ اُس کا ذکر قدرے اختلاف کے ساتھ رامائن۔ مہابھارت وایو۔ وشنو۔ بھاگوت اور دیگر پرانوں میں آیا ہے رگ وید میں جو بیان اس رشی کا ہے وہ عموماً اُن بیانات سے ملتا ہے۔ یہ رشی کنیاکبجا یعنی قنوج کے۔ راجہ گادھی نام کا بیٹا تھا اور اُس کے دادا کا نام کوشیک تھا۔ (باقی آئندہ)

اسرارِ عشق

نمبر ۳

ملت عشق از مکان دیگرست
این زمیں را آسمانِ دیگرست۔

الحمد المسیح - اب ہمارے سجایوں پر حقیقت کھلتی جاتی ہے۔ وہ سمجھنے لگے ہیں کہ جس مسیحیت کے وہ شیدا اور دلدادہ ہو رہے ہیں یہ وہ نہیں ہے جو ہم کو انجیل سکھاتی ہے۔ موجودہ مسیحیت چونکہ فیشیبل اور سولائزڈ ہے۔ جو انکے پھل کی طرح دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں لذیذ ہے۔ مگر زندگی بخش نہیں حال ہی میں ہمارے ایک بزرگ نے ایک رسالہ محبت کا دین + طبع کروا کر شایع کیا ہے۔ اُس میں اُنہوں نے بڑی خوبی سے ملت عشق کا بیان کلام الٰہی سے کیا ہے۔ اُنہوں نے واضح طور پر ان بیانات کو کھولا نہیں کسی قسم کی تفسیر نہیں کی لیکن ایک نوٹ ایسا تحریر کیا ہے جو جلی قلم سے اور سونے سے لکھکر ہر ایک مسیحی کے گلے میں ڈالدینا چاہئے تاکہ حقیقت ہر وقت اُسکے مد نظر رہے چونکہ وہ نوٹ میرے مضمون کے مفید مطلب ہے لہٰذا میں اُسکو یہاں نقل کرتا ہوں پھر اپنے مضمون کا بیان کرونگا۔

دنیا میں بہت مذہب ہیں۔ اور شیطان اور گناہ - اور گناہ کی سزا سے نجات پانے اور خُدا اور بہشت کو حاصل کرنے کی بابت ہر ایک مذہب کے لوگوں کے اپنے اپنے خیالات ہیں۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ نجات صرف نیک اعمال سے ہے۔ مگر غلطی پر ہیں۔ تصویر کا درخت بے جان ہوتا ہے۔ اُس کے خوبصورت پتوں پھولوں اور پھلوں کا نظارہ انسان کے صرف خیال ہی کو خوش کرتا ہے۔ نہ بھوکے کو روٹی نہ بیمار کو شفا دیتا ہے۔ اسی طرح سے نیک اعمال بھی انسان کے خیال کو خوش کرتے ہیں۔ نجات کا پھل نہیں لاتے۔

بعض اور قسم کے آدمی ہیں جو کہتے ہیں کہ نجات صرف ایمان سے ہے۔ مگر یہ بھی غلطی پر ہیں اگر کوئی مومن جاکر شیطان سے کہے کہ اے ابلیس کاش تو ایماندار ہوتا اور دوزخ کے عذاب میں نہ پڑتا - تو شیطان جواب دیگا اے مومن میں تو بڑا ایماندار ہوں

مومن:- اے شیطان تو جھوٹا ہے۔ بلکہ جھوٹ کا باپ ہے تو کہاں سے ایماندار بن گیا؟

شیطان - جناب میں سچ کہتا ہوں مجھ سے بڑا ایماندار تو دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔

مومن - اے شیطان بیان تو کر تیرا ایمان کیا ہے؟

شیطان - میں زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے سچ مانتا ہوں کہ:- آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

اگر کسی انسان کو خدا کی ہستی یا اُس کے وحدہ لاشریک ہونے میں یا اُس کی کسی اور صفت میں شک ہو تو ہو۔ مگر مجھ کو اُس کی ذات وصفات میں ذرا بھی شک نہیں۔ کیونکہ میں تو اُس کی حضوری میں رہ چکا ہوں اور اُس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں سے بخوبی واقف ہوں کہ سچے ہیں۔ قیامت کے دن کو بھی سچ مانتا ہوں۔ نیکی اور بدی بھی خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ مُردے بھی جی اُٹھینگے - ان سب باتوں کو میں سچ مانتا ہوں

مومن - اے شیطان جب تیرا ایمان ایسا صحیح اور پکا ہے تب تو ضرور بہشت میں جائیگا

شیطان - نہیں صاحب میں بہشتی کہاں بلکہ میں تو ایمان کے دستے بہتوں کو نیکی اور خدا اور بہشت سے محروم رکھتا ہوں

تیسری قسم کے لوگ کہتے ہیں کہ ایمان جڑ ہے - اور نیک اعمال درخت - بغیر ایمان کے اعمال مردہ ہیں - اور اگر اعمال نہ ہوں تو ایمان مردہ ہے - مگر یہ بھی غلطی پر ہیں -

ایک دفعہ ایک شخص خداوند یسوع مسیح کے پاس آیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر پوچھا - اے نیک اُستاد کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں یسوع مسیح نے اُس سے کہا کہ تو حکموں کو جانتا ہے۔ خون نہ کر۔ زناہ نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے ماں اور باپ کی عزت کر۔ اُس نے کہا کہ اے اُستاد میں نے لڑکپن سے ان سب پر عمل کیا ہے یسوع نے اُس پر نظر کی اور اسے اُس پر پیار آیا۔ اور اُس سے کہا ایک بات کی تجھ میں کمی ہے۔ جا جو کچھ تیرا ہے بیچ کر غریبوں کو دے تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا - اور آکے میرے پیچھے ہولے۔ اس بات سے اُس کے چہرہ پر اداسی چھاگئی اور وہ غمگین ہو کر چلا گیا۔ کیونکہ بڑا مالدار تھا۔ مرقس ۱۰: ۱۷-۲۲۔

یہ جوان ایماندار تھا - اور لڑکپن سے شریعت کے موافق نیک اعمال کرتا چلا آیا تھا - اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنیکی نیک خواہش اُس میں موجود تھی - مگر جب خداوند مسیح نے اُس کو محبت میں کامل ہونے کا رستہ بتلایا۔ کہ اپنا سب کچھ بیچ کر غریبوں کو دے اور آ میری پیروی کر - تو وہ غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔ اگر اُس کے ایمان میں عشق الٰہی کا رس ہوتا تو وہ زندگی کے مالک کو کہتا

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اُس کا ایمان اور اُسکے نیک اعمال اُسکو ہمیشہ کی زندگی کا وارث نہ بنا سکے یہ شخص اُس سوکھے درخت کی مانند تھا جسکے تنہ بھی ہو جڑ بھی ہو۔ مگر اُس میں زندگی کا رس نہ ہو۔ ایسا درخت کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔

چوتھی قسم کے وہ لوگ ہیں جو اپنے ایمان کو جڑ عشق کو زندگی کا رس - نیک اعمال کو درخت اور خُدا کے جلال کو اپنی زیست کا پھل جانتے ہیں - ان مقدس لوگوں کے ایمان کا شروع اور کامل کرنیوالا خداوند یسوع ۱؎ ہے - کیونکہ اُنھوں نے محبت کی تعلیم خود خدا سے پائی ہے ۲؎۔

یہہ ہے مسیحیت کی حقیقت - دین کی غرض بھی باتیں ہیں لیکن مسیحیت حقیقی غرض کا اظہار کرتی ہے - دین ایک راہ ہے

+ - یہ ۱۱ صفحہ کا ٹریکٹ جس کی قیمت فی درجن ۳ ہے۔ محصول علاوہ۔ منشی غلام رسول صاحب مسیحی پریزبٹیرین مشن لاہور موچی دروازہ سے مل سکتا ہے۔ عاشقان اللہ کے واسطے حقیقت و معرفت کا خزانہ ہے۔ منہ

۱؎ عبرانی ۱۲: ۲ - ۲؎ ۱ تسلنیقی ۴: ۹



جس سے ہم حق کو حاصل کریں - اور زندگی پاویں - دنیا کے مرشد ہم کو ایسے تہ خانے ہیں اُنہی کا نام دین ہے - مگر مسیحیت ہم کو کیا بتلاتی ہے مسیح نے کہا کہ راہ میں ہوں - مجھ میں داخل ہو کر اگر تم چلو - تو حقیقت کو پاؤ گے - کیونکہ حق میں ہوں - جب تم نے حق کو پا لیا تو زندگی میں داخل ہو گئے - کیونکہ زندگی میں ہوں - سبحان اللہ

وہی ہو راہ وہی حق اور زندگی ہے وہی -
وہی سنجات ہے ہر مردِ مسلماں کے لئے

وہ جو کہتا ہے کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں - وہ مظہر ذات الٰہی ہے - اور الٰہی ذات محبّت یا دوسرے لفظوں میں کہو کہ عشق ہے پس یسوع عشق کا ظہور ہے حقیقی محبّت پاکیزگی کے بغیر نہیں ہو سکتی - اور محبّت کا ظہور بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا - یہہ جاں نثاری محبوب کے واسطے ہوتی ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تجھے (انسان کو) ابدی عشق سے پیار کیا - ابدی عشق کا ظہور ازلی قربانی سے ہو سکتا ہے - اِس لئے اُس مظہر ذات عشق ازلی برّے کا نام دیا گیا - وہ برّہ جو ازل سے ذبح ہوا - یہ الٰہی عشق کی قربانی وقت پر یسوع نے اپنی جان دیکر پوری کی - سو خدا باپ کے عشق کا ظہور پاکیزگی یعنے روح القدس کے وسیلے یسوع مسیح ہوا - یہ بے ثلوث مقدس کے عشق کا اظہار جس کے بغیر کوئی بھی ذات باری کی محبّت کی حقیقت نہ جان سکتا اور حاصل کر سکتا ہے

پس جو شخص حقیقت اور معرفت کو حاصل کرنا چاہتا ہے - وہ بغیر محبّت کے حاصل نہیں کر سکتا ہر ایک شخص کو محبّت یعنے خدا کے حاصل کرنے کے واسطے محبّت ہی کا دین اختیار کرنا چاہئے - اور وہ خود ذات یسوع ہے - یہی دین ہے - یہی حق ہے - یہی دین ہے اور محبّت میں کوئی کامل نہیں ہو سکتا - جب تک کہ اپنی جان قربان نہ کرے -

بے تینوں پریم کسیٹن واچاء
سر رکھ تلی گلی میری آ -

خداوند یسوع کی شرح صرف محبّت ہی عشق ہے - اور کوئی طریق نہیں محبوب کی پیروی تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ انسان اپنے آپ سے انکار کرے جیسا کہ خود محبّت (یسوع) کا فرمان ہے -

جو کوئی میرے پیچھے آیا چاہے - چاہئے کہ وہ اپنے آپ سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میری پیروی کرے - اس لئے کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ اپنی جان بچاوے - اُسے گنوائیگا - پر جو کوئی میرے اور انجیل کے لئے اپنی جان کو گنوائیگا - وہی اُسے بچاویگا - کیونکہ اگر کوئی آدمی ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھاوے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا - اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا ۔ مرقس ۸ : ۳۴ - ۳۷

اے عاشقانِ الٰہیہ یہ مسیحیت صرف محبّت ہے جو اس کے باہر ہے - وہ خدا سے باہر ہے - انشاء اللہ نمبر ۳ میں بیان کرینگا کہ محبّت کا اظہار کس طرح خداوند یسوع نے کیا - اور ہم کو کس طرح کرنا چاہئے - راقم واعظ -

---

ایک موزوں تقرر

چند سالوں سے اس جگہ کے مشن ہسپتال میں ڈاکٹر کرم بخش صاحب بہادر تعینات ہیں جب سے آپ اسجگہ آئے ہیں بیماروں کی تعداد میں معقول ترقی ہوئی ہے اور ارد گرد کے دیہات بھی ہسپتال سے بہت فائدہ اُٹھا رہے ہیں ڈاکٹر صاحب نہایت خوش اخلاق اور ہر دلعزیز ہیں اور آپ کی نیک چلنی قابل تعریف ہے - آپ پہلے بھی منتخب شدہ ممبر رہ چکے ہیں - مگر امسال آپ سرکاری ممبر مقرر ہوئے ہیں -

اُمید ہے کہ آپ کے وجود سے کمیٹی کو خصوصاً حفظان صحت کے معاملات میں بڑی بھاری امداد ملیگی - ہم ان کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں -

نیازمند نیک چند جینی وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی جنڈیالہ گورو

ہرشن چندر گونگلی نام ایک بنگالی نوجوان کلکتہ میں پکڑا گیا - مفسدانہ کتابیں بیچتا تھا -

---

میرا نام غمخواروں ہی کی فہرست میں لکھدو

ایک دفعہ ایک امیر شخص نے جبکہ وہ اپنے محل میں سو رہا تھا - رات کو خواب دیکھا کہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں بہت بڑی کتاب ہے اور اُس کے اندر بہت سارے آدمیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں امیر نے پوچھا کہ جناب یہ کتاب کونسی ہے اور اس میں کن آدمیوں کے نام درج ہیں ؟ فرشتہ بولا کہ اس کتاب کا نام آبِ حیات کی کتاب ہے اور اس میں خدا کے برگزیدوں کے نام درج ہیں - امیر نے کہا کہ میرا نام بھی کہیں اس میں درج ہے - فرشتہ بولا - بالکل نہیں - امیر یہ سنکر نہایت ہی رنجیدہ خاطر ہوا اور بولا افسوس میں ایسا نالائق ہوں کہ میرا نام خدا کی خاص کتاب میں بھی درج نہیں ہے - افسوس میری ایسی عیش و عشرت کی زندگی پر - پھر ٹھہر کر بولا کہ اچھا جناب اگر میرا نام خدا کے خاص برگزیدہ بندوں کی فہرست میں درج نہیں ہے تو میں منت کرتا ہوں کہ میرا نام غمخواروں ہی کی فہرست میں لکھدو - فرشتے نے اُس کا نام اس فہرست میں لکھ لیا دوسری رات پھر امیر کو ویسا ہی خواب آیا اور اس نے فرشتے سے پوچھا کہ میرا نام اب اس فہرست میں درج ہے یا نہیں ؟ فرشتے نے وہ کتاب کھولی اور اس امیر آدمی کو دکھائی اور اُس نے دیکھا کہ میرا نام بجائے غمخواروں کی فہرست کے خدا کے عاشقوں کی فہرست میں درج ہے - یہ دیکھکر وہ امیر نہایت ہی خوش ہوا -

ہم اس کو ایک روایت کہہ سکتے ہیں - مگر حقیقت میں جو لوگ مخلوق خدا کے دل سے غمخوار رہتے ہیں اور اُن کی بیش قیمت زندگیوں کی قدر کرتے ہیں - وہ خدا کے عاشقوں میں شمار کئے جاتے ہیں - خدا کی مخلوق کے ساتھ غمخواری کرنا اور اُن کیساتھ نیکی کا برتاؤ کرنا ہمیشہ خداوند کو پسند ہے اور ایسے لوگ بغیر اجر پائے نہیں رہیں گے - اگر تم خدا کے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق کیساتھ نیکی کا سلوک کرتے ہو تو گویا خدا کیساتھ نیکی کرتے ہو - خداوند مسیح

نے بھی ایک جگہ اس قسم کی تعلیم اپنے شاگردوں کو دی اور کہا کہ اگر تم اپنے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی نیکی کا برتاؤ کرتے ہو تو میرے ساتھ گویا نیکی کا برتاؤ کرتے ہو یہ ایک ایسا سنہلی اصول ہے جو کہ انسان کی پوزیشن کو نہایت اعلیٰ بناتا ہے۔ اور یہی اصول ہے جس سے انسان دنیا میں ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔

ایک دفعہ میں ایک بڑے ہسپتال میں دوائی کے لئے گیا وہاں کے ایک اعلیٰ ڈاکٹر کو میں نے یہ کہتے سنا کہ صاحب بہادر کا نسخہ ہے۔ کمپونڈر نہ بنائیں ڈاکٹر خود اپنے ہاتھ سے بنائے۔ گویا دوسرے معنوں میں غریبوں کے نسخوں کی چنداں پرواہ نہیں۔ احتیاط فقط امیر آدمیوں کی دوائیوں کے نسخوں میں ہونی چاہئے۔ یہ محض تفاوت ہے جو کہ خدا کو بالکل پسند نہیں۔ کیونکہ خدا کے نزدیک امیر اور غریب دونوں کی جان بیش قیمت ہے حقیقی غمخواری میں تفاوت نہیں آتی۔ جیسا تم ایک امیر کی غمخواری کرتے ہو لازم ہے کہ ویسے ہی دل سے ایک غریب کی بھی غمخواری کرو۔ یہ انسانیت کے اوصاف میں سے ایک اعلیٰ وصف ہے۔

راقم جارج ملٹن تائب نووارد حال مقیم جہالہ

ضروری گذارش

جن مہربانوں کی خدمت میں مسیحی غزلیات کا مسودہ بھیجا گیا ہے۔ مہربانی سے وہ نظرثانی کرکے جلدی واپس کریں۔ اور نئی غزلیں بھی ارسال کریں تاکہ یہ کام جلدی تکمیل کو پہونچے۔ ابھی تک صرف ۳ جگہوں سے واپس آئے ہیں۔ اور غزلیں صرف ایک جگہ سے۔ ہمارے مسیحی شعرا مہربانی سے توجہ کریں۔

نیازمند

واعظ۔ از ملتان شہر

فتح کس طرح ہوگی

جب ایک لڑائی کے میدان میں تم دیکھتے ہو کہ دشمن نے ایک بڑی صف باندھ کر رکھی ہے۔ اور مضبوط مورچے بنا لئے ہیں۔ تو تم کیا کروگے کہ جس سے اس پر غالب ہو۔ سب سے ضروری یہی بات ہوگی کہ تم پہلے دشمن کے مضبوط مورچے پر قابض ہو جاؤ اور پھر اس کی صف آرائی کو بالکل کمزور کردو۔ تب تو لاریب فتح تمہاری ہوگی۔ ورنہ شکست کھا کر تمہیں ضرور نقصان اٹھانا پڑیگا۔ جب تم نے دو چار قلعے فتح کر لئے ہیں۔ تمہارا دل بڑھا ہوا ہے۔ پس قدم جمائے رکھو اور اے بھی بہادر سپاہیو! ایک بدی کی بت پرستی کے مورچوں کو توڑ ڈالو۔ ان پر قابض ہو جاؤ۔ پھر دشمن کی صف آرائی کو کمزور کر دینا تمہارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہوگا تمہارا سپہ سالار خداوند مسیح ہے۔ تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں۔ تم اس سے مدد کے طلبگار ہو وہ تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہے لیکن ایک سپاہی کے تئیں جن اوصاف کا ہونا ضروری ہے ان سے تم خالی نہ ہو۔ روح کے پانچوں ہتھیاروں سے مسلح ہو جاؤ دلیری مستقل مزاجی صبر اور متانت سے کام لو۔ دشمنوں کے روڑوں اور پتھروں کا خیال مت کرو۔ کیونکہ لڑائی میں ان کا ہونا ضروری امر ہے۔ تم نے مسیح کی خاطر نہ کہ فتح کرنا ہے تم نے اسی کی خاطر جینا ہے اور اسی کی خاطر مرنا ہے۔ اس قول کو یاد رکھو مسیح کی منادی کئے جاؤ۔ اس بات کا خیال اپنے دل میں ہرگز نہ لاؤ کہ فتح کس طرح ہوگی؟ راقم تائب

ضرورت

سکاچ مشن سکول جموں کے لئے ایک ایف۔ اے۔ پاس یا بہتر انگلو ورنیکلر ٹیچر سرٹیفکیٹ تجربہ کار استاد کی ضرورت ہے۔ تمام درخواستیں مندرجہ ذیل کے پتے پر مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۰ء سے پیشتر راقم کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی

المشتہر:۔ ایم۔ این۔ ہوز۔ ماسٹر مشن اسکول جموں

کریم بخش کی دعا کا جواب

ناظرین کی خدمت میں ایک بالکل سچا واقعہ پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے میرا ایک دوست کریم بخش ساکن مارٹن پور چک نمبر ۱۰۳ بہت عرصہ سے ایک مہلک بیماری میں مبتلا تھا وہ ہر طرح سے علاج معالجہ میں مشغول رہا اور اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کی دوائیوں کو استعمال کرتا رہا۔ ایک دو دفعہ وہ سرگودھا میں ڈاکٹر براؤن صاحب کے پاس بھی گیا لیکن افسوس کہ کریم بخش کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخرکار مایوس ہوکر اپنے گاؤں میں اسی حالت میں رہنے لگا۔ بیچارہ بہت ہی کمزور ہو گیا تھا یہاں تک کہ اچھی طرح چل پھر بھی نہ سکتا تھا۔

جب میں اس کی حالت کو دیکھتا تھا تو میرے دل میں خیال آتا تھا

یہ حسن و جوانی اور اس پر یہ غم۔
ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم۔

کریم بخش بیماری میں مبتلا ہونے سے پیشتر نہایت ہی دیندار شخص تھا۔ اور ہمیشہ دعا بندگی میں بہت سرگرمی دکھایا کرتا تھا لیکن چونکہ بہت عرصہ بیماری میں مبتلا رہا تھا اس کا ایمان بہت ڈگمگا گیا تھا۔ اور وہ خدا کی قدرت پر شک بھی لانے لگا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ کریم بخش مارٹن پور سے ایک دوسرے گاؤں کی طرف جا رہا تھا۔ چونکہ نہایت ہی کمزور تھا آہستہ آہستہ جا رہا تھا اتنے میں ایک اور نوجوان پیچھے سے آکر اس کے آگے بہت سا بڑھ گیا۔ کریم بخش کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں تندرست ہوتا تو یہ شخص کبھی مجھ سے آگے نہ بڑھ سکتا۔ یہ خیال کرکے کریم بخش زمین پر بیٹھ گیا اور زار زار رونے لگا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک کوڑھی اسی راستے پر آرہا ہے۔ یہ کوڑھی نہایت بری حالت میں تھا کریم بخش نے جب اس کو دیکھا تو خیال کرنے لگا۔ میں تو خدا کا بڑا ناشکرگذار ہوں کیا میری حالت اس کوڑھی سے اچھی نہیں ہے؟ اسی وقت گھٹنے ٹیک کر خدا کا شکر کیا اس روز سے کریم بخش کا ایمان پھر تازہ ہونے لگا یہاں تک کہ پھر دعا اور بندگی میں سرگرمی دکھانے لگا۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ کریم بخش تمام کام کاج ختم کر کے اپنے بستر کی طرف جانے لگا جاتے جاتے دل میں خیال آیا کہ آج میں خدا باپ سے ضرور بڑے ایمان کے ساتھ دعا کرونگا۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ مجھے صحت نہ ملے۔ پس وہ گھٹنے ٹیک کر سرگرمی سے اس طرح سے دعا کرنے لگا۔

آہی میں بندہ گنہگار ہوں۔ گناہوں سے اپنے گرانبار ہوں
تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار۔ نہ تجھ سے مایوس اُمیدوار

جب کریم بخش نے دعا مانگی تو وقت رات کے دس بجے کا تھا اور وہ دل میں ایمان رکھکر سو گیا۔ رات کے ۱۲ بجے ایک رویا میں کیا دیکھتا ہے کہ دو شخص ایک سرہانے اور ایک پائنے کھڑے ہیں۔ ایک شخص کو تو اس نے پہچان لیا اور وہ پادری پیٹرسن صاحب گجرات والے تھے اور دوسرے شخص کو وہ پہچان نہ سکا اُنہوں نے اُسکو کہا کہ آج سے تم بالکل اچھے ہوگئے۔ اتنے میں کریم جاگ اُٹھا اور اپنے آپ کو بالکل تندرست پایا۔ اور فوراً گھٹنے ٹیک خدا کا شکر کیا۔ آجکل وہ تندرست اور مضبوط نوجوان ہے اس چشم دید واقعہ سے میرا کامل ایمان ہے کہ خدا باپ ہماری دُعاؤں کا جواب دیتا ہے بلکہ خدا نے انسان کو یہ ایک حق دیدیا ہے کہ انسان اس سے ہر وقت بات چیت کر سکتا ہے کیا یہ حق کسی قدر کم ہے کہ ہم انسان ہو کر خدا کو اپنا باپ کہکر پکار سکتے ہیں۔ ہاں بیشک دُعا ایک ایسا آلہ ہے جو کہ انسان کے پاس ہر وقت ہے جس سے کہ وہ دنیا کی ہر ایک مصیبت پر کامیابی حاصل کر سکتا ہے پس ہم خدا کے وعدوں پہ کامل ایمان کریں جو کہ کہتا ہے :-

"اور جو کچھ دُعا میں ایمان سے مانگو گے سو پاؤ گے"

متی ۲۱ : ۲۲-

راقم کے ۔ موسیٰ سبق ۔ از مارٹن پور چک نمبر ۲۳۱ -

پچھلے سال انکم ٹیکس بنگالہ سے سوا باون لاکھ روپیہ وصول ہوا ۔ ۰۰۰ ۴۵ کی کمی پائی گئی۔

شعر و سخن

غزل

محبت کر کے ہم تجھ سے بہت اترائے جاتے ہیں
کہ تیرے خونِ ناحق سے گنہ بخشوائے جاتے ہیں

تری اُلفت ہے کچھ تکلیف بھی پائی تو کیا ڈر ہے
چمن میں خار ہر گل کے بغل میں پائے جاتے ہیں

گنہ کرنے سے ہم کو یاں نہ بخشش سے پیارے
کہ اس کی قید میں ہم تو بہت گھبرائے جاتے ہیں

کبھی تو جلوۂ دیدار سے راحت کی بخشش ہو
ہمارے دل ترے دیدار سے ترسائے جاتے ہیں

دکھا کر چہرۂ انور بجھا دے آگ ہجراں کی تو
تری فرقت کی آتش میں بہت تڑپائے جاتے ہیں

بچا لو رحم سے اپنے عزیزِ خستہ جاں کو
کہ وہ مدت سے عاشق آپ کے کہلائے جاتے ہیں

خاکسار اسمٰعیل عزیز ۔ از اورنگ آباد دکن

غزل

عبث اس ہستئ موہوم پر اترائے جاتے ہیں
خزاں کے ہاتھ سے سب پھول گو مرجھائے جاتے ہیں

خُدا کے روبرو جائینگے کس منہ سے قیامت میں
عمل کوئی نہیں اچھا ہے ہم شرمائے جاتے ہیں

دلِ بیمار اُٹھ مضطرب ہے پژمردہ تو کیوں ایسا
مسیحا کوئی در میں اس جگہ پر آئے جاتے ہیں

ترے عاشق ترستے ہیں ترے دیدار کو بیٹے ۔ خدارا رحم کیجئے کیسے تڑپائے جاتے ہیں

شفیع عاصیاں تو ہو تمہیں پر آسرا ہے تمہاری ذات اقدس پہ ہم تو زندہ تھا یا
یہ کیا کسی نے سمجھنے کہ کس نے غزل لکھی ہے ۔ پڑے آفت میں ہیں یہ نام ہم اپنا لکھوا جاتے ہیں

مضامین

جلد بازی

ہم کو فرداً فرداً اپنی زندگیوں میں سے جلد بازی کو نکال دینا چاہئے جس چیز کو جلد حاصل کرنے کے لئے تمہیں اپنی عزت وقربان کرنا پڑے اُس کی پرواہ نہ کرو۔ شانتی* ۔ امن اطمینان اور لطافت اپنی طبیعت میں پیدا کرو۔ تمام باتوں کا دلیری سے مقابلہ کرو اور بہترین سے بہترین کام کرو۔ حاسد کے کینہ اور پاپی کے خوشحال ہونے کی پرواہ نہ کرو اور اسی میں زندگی گذارو دیر ہو جائے تو بے صبری نہ کرو۔ ناکامیابی پر آزردہ نہ ہو خوشحالی پر چین بے چین نہ ہو اور نتائج سے مایوس نہ ہو۔ ہمیشہ مستقبل کی طرف دھیان رکھو اور دل میں بھروسہ اور اُمید رکھو اور شانتی اور یگانگت کے ساتھ ایسے معراج کے لئے دعا و اُمید اور تم آہستہ آہستہ لیکن لازمی طور پر ترقی کرتے کرتے معراج حاصل کروگے۔ احتیاط رکھو کہ شیطانی جلد بازی اپنی منشا و منشکلات میں تم سے دور ہے۔ یاد رکھو سچائی وفاداری اور تکمیل کی عادت کے لئے یہ مہلک زہر ہے۔ ارادہ کر لو کہ رفتہ رفتہ اُس کی جگہ تم شانتی اور اطمینان کے اعلیٰ جیون کو لانے کی کوشش کروگے۔ برصحیر چاک۔

*امن شانتی اور سارا اعلیٰ جیون یہ روح القدس کا کام ہے جس کے بغیر کوئی دوسرا اُسکو انجام نہیں دے سکتا۔ خالی باتوں کا جمع خرچ رہتا ہے لیکن یہ برکتیں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ یہ مسیحی دین کی خوبی ہے کہ گنہگار خدا کے فضل کو حاصل کر کے ان خوبیوں کو صفت حاصل کر سکتا ہے۔ جن کو وہ از خود پیدا نہیں کر سکتا

ایڈیٹر

انتخاب الاخبار

سیر چین کا خوشگوار سین

اہل چین ہاتھ سے کھانا نہیں کھاتے۔ یورپ والے تو چھری اور کانٹے سے کھاتے ہیں یہ لوگ دو لکڑیوں سے جو لمبائی میں ایک ایک فٹ ہوتی ہیں اُن سے کھاتے ہیں اور ایسی صفائی سے اُن کے ساتھ کانٹا مچھلی سے اور ہڈی گوشت سے نکالتے ہیں کہ دیکھکر حیرانی آتی ہے بعض دفعہ ہاتھوں سے اتنی صفائی کے ساتھ کانٹا نہیں نکل سکتا۔ ان دونوں لکڑیوں کو چینی زبان میں خوا تبزہ کہتے ہیں۔ اہل چین جب کسی کو دعوت دیتے ہیں تو ایک سو ایک قسم کا کھانا تیار کرتے ہیں۔ اور اہل یورپ کی طرح میز کے سوا اُن کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ٹھنڈا پانی یہ لوگ ہرگز نہیں پیتے۔ دن رات خواہ گرمی ہو یا سردی چا ہی نوش کرتے ہیں۔ مگر چاے بھی کھانڈ اور دودھ ڈالکر نہیں بناتے۔ دودھ کا استعمال تو ان کے خیال کے بموجب دماغ کو کمزور کرتا ہے۔ اور کھانڈ کے کھانے سے پیٹ میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کھانے کے ساتھ شراب کا ہونا۔ اس میں از حد ضروری ہے۔ امیر ہو تو اعلےٰ قسم کی پیتا ہے۔ غریب ہو تو معمولی قسم کی شراب سے ہی مست ہو لیتا ہے۔ شراب کو چینی زبان میں سمشو کہتے ہیں۔ اہل چین کا ایک قسم کا خود تیار کردہ شراب اس قدر زہریلا ہوتا ہے کہ ایک پیسے کا پینے سے انسان کی عقل دور ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ صرف لاسوں کی ایک جماعت ہے جو شراب پینے سے پرہیز کرتی ہے۔ اور گوشت کھانے سے سخت متنفر ہے۔ اور بعض چینی لوگ گوشت نہیں کھاتے۔ مگر اُنکی تعداد بہت کم ہے جوئے کا اس ملک میں بہت رواج ہے۔ کھانا کھانے کے بعد یہ لوگ جوا بہت کھیلتے ہیں۔ اگر کوئی یار دوست جوا کھیلنے والا نہ ملا تو گھر کی مستورات سے ہی جوا کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ جوا کھیلنے کے ان میں کئی طرح کے طریقے ہیں۔ تاش سے بھی کھیلتے ہیں۔ اور اور کئی قسم کی چیزیں بھی ہیں جن سے جوا کھیلا جاتا ہے۔ بازاروں میں دوکاندار لوگ جوئے کے طریقہ سے سودا سلف فروخت کرتے ہیں۔ ایک بانس کی نالی بنی ہوتی ہے۔ اُس میں بارہ کے قریب تیلیاں ہوتی ہیں۔ اُس میں نشان لگے ہوتے ہیں۔ جو گاہک کوئی چیز خریدنے آوے جتنے کی چیز لینا چاہے اُتنی نقدی اُن کے اوپر رکھے اور نالی سے تین تیلیاں کھینچے اگر جیت گیا تو روپیہ کی جگہ ڈیڑھ کا سودا ملیگا۔ اگر ہار گیا تو روپیہ بھی گیا اس سے دکاندار فائدہ میں رہتے ہیں۔

اہل چین پنکھا ہاتھ میں رکھنے کے بڑے عادی ہیں۔ دنیا بھر میں پنکھا استعمال کرنے کی زیادہ عادت اُن لوگوں کے حصہ میں ہی آئی ہے۔ اس ملک میں کئی قسم کے پنکھے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ایک ایک پنکھا کئی کئی ہزار روپیہ دام پاتا ہے پنکھوں پر طرح طرح کی گلکاری کی جاتی ہے۔ ریشمی کپڑے کے جو پنکھے ہوتے ہیں اُن پر ریشم کا نہایت درجہ کا کام کیا جاتا ہے۔ بعض پر تصاویریں بنائی جاتی ہیں۔ مصوری میں چین تمام دنیا سے بڑھا ہوا ہے۔ اُس کا مفصل ذکر آگے چلکر کرینگے

کوئی زمانہ تھا کہ چین عقل و ہنر کی کان خیال کیا جاتا تھا نوٹوں کا جاری ہونا یا بارود کی ایجاد۔ اخباروں کا جاری کرنا اور کئی اس قسم کے ہنر جاری کرنا ان ہی کے دماغ کا کام تھا مگر کچھ عرصہ سے اب وہ چائینز نہیں ہے جو پہلے تھے۔ اگرچہ اب پھر ترقی کی طرف ہاتھ پاؤں مارنے لگ گئے ہیں مگر وہ زمانہ ابھی دور ہے جبکہ چین اپنے پاؤں کے بل کھڑا ہو سکے

چینیوں کی یادداشت غضب کی تیز ہوتی ہے ایک دفعہ اُن کو کوئی بات بتلا دو وہ پھر کبھی نہ بھولینگے ٹینٹس میں کئی ایک نوجوان چینی ایسے ہیں جو نہایت عمدہ پنجابی زبان اور اردو بول سکتے ہیں۔ یہ ان لوگوں نے پنجابیوں اور ہندوستانیوں کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں سیکھی ہے۔ نقل کرنیکا مادہ جیسا کہ اس قوم میں ہے کسی میں نہیں۔ اہل چین ہم ہندوستانیوں کی طرح محنتی نہیں ہیں۔ زیادہ محنت یہ لوگ بالکل برداشت نہیں کر سکتے۔ لالچی اول درجہ کے ہوتے ہیں۔ جھوٹ کی پیدائش اگر ان لوگوں ہی سے کہی جاوے قریب جائز ہوگی۔ (عام)

عجیب شرط

ہمعصر رہبر مراد آباد رقمطراز ہے کہ اسلام کی جہاں جہاد رباتیں دیگر مذاہب دنیا کے لئے قابل تقلید ہیں۔ ایک مذہبی جوش بھی اس قابل ہے کہ دوسرے پیروان مذہب اس جانب توجہ کریں۔ طوائفوں کے تمام دیگر مذاہب کی مانند۔ اسلام میں بھی کوئی عزت نہیں یہ دوسری بات ہے کہ اسلام کے پیرواں میں کثرت کیسا ہی کتنا کے قدردان پائے جاویں لیکن پھر بھی مسلمان طوائفین تک مذہبی جوش ہے۔ سرشار اور اُسکی ترقی کے لئے خاص طور پر کوشاں نظر آویں گے۔ اُس کی تصدیق ۲ اگست کے ایک واقعہ سے ہوتی ہے جو کہ صادق الاخبار کے ایک نامہ نگار نے ذیل کے الفاظ میں لکھا ہے۔

ایک طوائف اور ایک ہندو ٹھاکر میں یہ بحث ہوئی کہ اگر آج بارش ہو جاویگی تو ٹھاکر مسلمان ہو جاویگا۔ اور اگر بارش نہ ہوئی تو رنڈی اُس کی تابعدار ہو جاویگی۔ چنانچہ یہ شرط جملہ دربان کے سامنے مقرر ہوگئی۔ تو ایک گھنٹہ کے بعد طوائف نے بے انتہا زور سے نعرہ زنی کرنا شروع کیا۔ حتی کہ ۳ بجے دن تک اسی طرح سے نعرہ زنی کرتی رہی۔ ۳ بجے دن کے بعد ابر غلیظ ہوا۔ اور پانچ منٹ کے بعد اس زور سے بارش ہوئی کہ ایسی بارش اس مقام پر اس سے پہلے نہیں ہوئی تھی۔ پانچ بجے شام تک اسی طرح سے بارش رہی۔ جس وقت بارش بند ہوگئی وہ موافق شرط کے فوراً مسجد میں جاکر مسلمان* ہوگیا۔ دین محمدی اختیار کر لیا۔ طوائف نے اسی وقت ۵ روپیہ کے بتاشے منگاکر تقسیم کر دیئے اور ایک جوڑا کپڑا تیار کرا کر اُس ٹھاکر کو پہنا دیئے۔ یہ تو ہوئی اصل خبر اب

* نوٹ: ـ مذہب کی سچائی دریافت کرنے کے بغیر اس طرح سے مذہب تبدیل کرنا بالکل فضول ہے۔ ایسا ہونا تو صرف ایک تماشہ تھا۔ ایڈیٹر

نامہ نگار صاحب کی جولانی طبع ملاحظہ فرمایئے۔ آپ تحسین کرتے ہیں کہ اہل قصبہ اس کو تنگ کرتے ہیں۔ لیکن وہ کسی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ یاد الٰہی میں مشغول ہو گیا ہے۔ مگر نہ کرشاکر اس لئے تو مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اور اگر اسلام میں شامل ہوتے ہی استغنا ظاہر ہوتا ہے تو عرب کے بدو اور سرحد کے ڈاکو ل پر ایسا ہی نہیں ہوا۔ ہمارے اخبار نویس کو ان مسلمان طوائف سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ (ر)

جگا ہری
ایک ۵۰ سالہ جوان قوم از مالی ایک باغ آموں کی نگہبانی پر تعینات تھا

ایک پوربیہ جو کسی وجہ سے اس باغ میں بود و باش رکھتا تھا دو چار آم اٹھانے پر آمادہ ہوا کہ طفل مالی نے ہر چند منع کیا۔ مگر ایک نہ مانی اور آم اٹھا کر اور اپنے زعم میں پیجر کر اسے جا رہا تھا ہوا نوجوان مالی نزدیک آیا۔ اور باہم تکرار اس قدر بڑھی کہ زد و کوب تک نوبت آئی۔ حتیٰ کہ پوربیہ نے نوجوان مالی کے سر پر ضربات لاٹھی رسید کیں۔ وہ بے چارہ قسمت کا مارا کہ فرشتہ اجل اُسکے سر پر منڈلا رہا تھا اُسی جگہ بیہوش بے حس ہو گیا آخر ش افتاں و خیزاں با مداد دیگرے اپنے گھر پہنچا اُسی روز قبل غروب آفتاب اُس کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ اُسکی لاش ملاحظہ اسسٹنٹ سرجن کے لئے شفاخانہ میں لائی گئی۔ پوربیہ بھی کردنی خویش آمدنی پیش کا مصداق بنکر یا خود گرفتار ہو گیا۔ اور اسی روز سے زیر حراست پولیس ہے مقدمہ زیر تحقیقات ہے پولیس ہے جو دو چار یوم میں تکمیل ہو کر چالان عدالت میں کیا جاوے گا۔ کہتے ہیں کہ پوربیہ جرم سے اقبالی ہے اور بیان کرتا ہے جو میں نے کیا اپنی جان کی حفاظت کے لئے کیا۔ اور نیک نیتی سے کیا۔ میری غرض قتل عمد کی نہ تھی۔ مرنے والا مر گیا۔ اور دوسرے کو موت سے بد تر مصائب میں مبتلا کر گیا۔ جائے غور ہے کہ چپ کوڑی کے آم کی بدولت ایک جان سے ہاتھ دھو بیٹھا اور دوسرا بسمل و نیم جان ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا ہے۔ (ر)

بندوق کی لاٹھیاں
انگریزی بیوپاری سے شنیدن پر ایک پارسل پکڑا گیا

جو شرقی بنگال کے مقام سے لایا گیا تھا۔ اس پارسل میں ہاتھ کی چھڑیوں یا لکڑیوں کا ایک بڑا بنڈل تلایا جاتا تھا۔ اور منگیر کا مقام اُن کے لئے ایک خاص شہرت رکھتا ہے۔ لیکن دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ لکڑیاں برائے نام تھیں۔ اصل میں چھڑی نما بندوقیں تھیں جیسی لاٹھیاں معلوم ہوتی ہیں۔ جو کہ تلوار کا کام دیتی ہیں اور بیلکڑیاں بندوق کا کام دینے والی پائی گئی ہیں ان میں گولیاں بھری جاتی ہیں۔ اور یوں دیکھنے میں لاٹھی یا چھڑی معلوم ہوتی ہیں۔ اس پارسل کے بھیجنے والا گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ امر محض اتفاق سے کھلا ہے۔ مال گودام کا افسر اُس وقت مصروف تھا جبکہ یہ پارسل روانگی کے واسطے لایا گیا تھا۔ اُس نے پارسل رکھ لیا اور کہا کہ تھوڑی دیر میں آکر رسید لیجانا۔ اس عرصہ میں وزن پر شبہ ہوا۔ تب ٹٹولنے سے معلوم ہوا کیسی سنگین کیسی مجرمانہ چالاکی کھیلی گئی ہے۔ یہ خبر کلکتہ کے انگلشمین نے لکھی ہے۔ واقعی سخت حیرت افزا اور نہایت قابل افسوس معلوم نہیں کہ فرستندہ نے اس بارہ میں کیا جواب دیا ہے یہ بندوقیں کہاں تیار کی گئیں ہیں۔ اور لکڑی کے نام سے کتنی اب تک کہاں کہاں بھیجی جا چکیں ہیں۔ مزید حالات کا شوق سے انتظار کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ نامہ نگار انگلشمین کو دھوکھا نہ دیا گیا ہو جس کی ظاہری کوئی وجہ خیال میں نہیں آتی۔ یعنی ملزم گرفتار ہیں۔ (ر)

یونانی طبیب اور وید توجہ کریں
تھوڑے روز ہوئے

بمبئی کے تمام ڈاکٹروں اور اسپتال اسسٹنٹوں نے جلسہ کر کے جنرل سرجن کے ذریعہ گورنمنٹ سے درخواست کی کہ ایسا قانون پاس کیا جاوے جس کی رو سے صرف وہی لوگ مریضوں کا علاج کر سکیں جنکو سرکاری طور پر سارٹیفکیٹ اور سند حاصل ہو۔ اس خواہش سے درخواست کنندوں کے سوائے یونانی اور ویدک اطباء کی ہتک اور پامالی حقوق کے اور کوئی غرض نہیں تھی جس کی مخالفت میں ہندوستان میں ہر جگہ بڑے بڑے جلسے ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ مگر ابھی گورنمنٹ نے جو اس کا جواب دیا ہے اُس میں ویدوں اور حکیموں کے متعلق کسی قسم کا تذکرہ نہیں کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بھی اس امر کو منظور کرتی ہے کہ یونانی حکیموں اور ویدوں کے حقوق کو ڈاکٹروں کے مقابلہ میں پامال کر دیا جاوے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض جاہل اور نیم حکیم یونانی اور ویدک کے نام سے روٹیاں کما رہے ہیں۔ مگر بہت سے یونانی طبیب اور ویدک کے پریکٹیشنر ملک میں ایسے قابل اور نیک نام موجود ہیں جنکے مقابلہ میں لوگ اعلےٰ سے اعلےٰ ڈاکٹروں کو نہیں پوچھتے۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجہ والیان ریاست اور نواب جب ڈاکٹروں کے علاج سے مایوس اور نا امید ہو جاتے ہیں۔ تو پھر لاکھوں روپئے دے کر انہیں دیسی معالجوں سے علاج کراتے ہیں۔ اور خداوند کریم انہیں شفا دیتا ہے۔ علاوہ ازیں دیسیوں کا بہ نسبت ڈاکٹروں کے ان دیسی معالجوں پر اعتقاد بھی زیادہ ہوتا ہے اور اعتقاد کا صحت پر جیسا کچھ اثر پڑتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ان سب پر طرہ یہ کہ دیسی طبیبوں کی فیس بہت کم ہوتی ہے۔ یہ غریب غربا کا علاج مفت کرتے ہیں۔ انکی دوائیں بہت سستی اور قدرتی جڑی بوٹی سے مرکب ہوتی ہیں۔ پیسے دو پیسے یا آنہ دو آنہ میں ایک نسخہ کی کئی خوراکیں تیار ہو جاتی ہیں۔ اور ہماری مفلسی بھی اس امر کی متقاضی ہے کہ جس قدر کم سے کم دام خرچ ہوں اچھا ہے۔ (افغان)

وائیسرائگل لاج
شملہ میں ۱۶ ماہ حال کو حضور ویسرائے بہادر نے عطائے

تمغہ جات خطابات کا غیر رسمی دربار منعقد کر کے اپنے ہاتھ سے تمغے زیب بر کئے اس دربار میں مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر وزیر اعظم نظام دکن کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا تمغہ دیا گیا۔

(ر)

گلدستۂ اخبار

لودیانہ کا ڈاک بنگلہ ۵۵۸۷۰ روپیہ کو نیلام ہوگیا ہے۔

ایک دہات کا ہوائی جہاز بنایا گیا ہے جس کی رفتار فی گھنٹہ ۷۵ میل ہے۔

ڈاکٹر امریک سنگہ اسسٹنٹ سرجن لاہور کو سرکار کی طرف سے ۵۰۰ روپیہ اس لئے انعام ملا ہے کہ انہوں نے چوہوں کے مارنے کی ایک عجیب دوا نکالی ہے جس سے سرکار کا ۵۰۰۰ روپیہ بچیگا

تحصیل جگراؤں کے علاقے میں ایک گاؤں کے ہندوؤں نے مستقل ارادہ کرلیا کہ وہ آئندہ کو کوئی جانور گائے بیل بچھڑا وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھ فروخت نہ کرینگے۔

ہندوستان میں ذیل کی زبانیں ا‌ور بولنے والوں کا شمار ناظرین کی آگاہی کے لئے خالی از فائدہ نہ ہوگا

ہندی بولنے والے چار کروڑ ۵۲ لاکھ ۸۰ ہزار
گجراتی - ایک کروڑ ۶ لاکھ دس ہزار
اوڑیا ۹۰ لاکھ دس ہزار
ملایا ۱۵ لاکھ ۳۰ ہزار
بنگالی ۵ کروڑ ۱۳ لاکھ پچاس ہزار
سندھی ۲۵ لاکھ ۹۰ ہزار
مرہٹی ایک کروڑ ۴۴ لاکھ ۹۰ ہزار
تمیل - ۵۲ لاکھ ۳۰ ہزار -
کناری ۹۷ لاکھ
برمی ۵۵ لاکھ ۹۰ ہزار
اُردو ۳۶ لاکھ ۷۰ ہزار
سنتھالی ۱۷ لاکھ ۱۰ ہزار
پنجابی ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ۲۰ ہزار

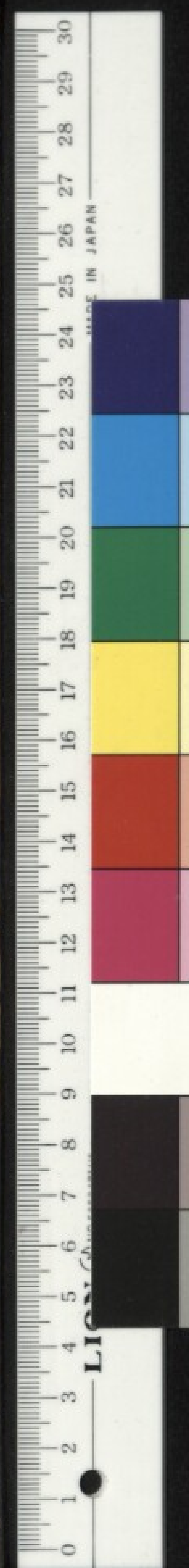
لوکل

جناب سی - ایچ گاربٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کو لودیانہ میں تشریف لائے صرف دو ماہ کا ہی عرصہ ہوا مگر باوجود اس تھوڑی مدت کے قیام کے ضلع میں جو جو صلاحیں کی ہیں وہ سب قابل تعریف ہیں از انجملہ ایک یہ ہے کہ شہر کے چاہات کی صفائی کا حکم دیا اور دوائی وغیرہ ڈلوائی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ مرض ہیضہ کی تکالیف رفع ہوگئی۔ بعد صفائی شہر کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائی پھر طاعون کے دفعیہ کیواسطے جو ایک سخت آفت ہے حفظ ما تقدم کے لحاظ سے جگراؤں ہمراہ۔ لودیانہ میں کمیٹیاں قایم کیجا رہی ہیں اور اس مرض کے استیصال کے ذرایع سوچے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ ایک زیرک افسر اس کام کے لئے منتخب فرمائے گئے اگر لوگ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کی مجوزہ تجاویز پر کاربند ہوگئے تو اس مرض کے دفعیہ میں ویسی ہی کامیابی ہوگی جیسا کہ ہیضہ کی بیماری میں ہوئی ۲ ستمبر کو احاطہ گئوشالہ میں کلو امرتسری اور ایک چوبے کی کشتی مقرر ہوئی تو صاحب بہادر صرف رعایا کی دلجوئی اور اس خیال سے کہ اس ہجوم میں ضعیفوں اور بچوں کو نقصان نہ پہونچے۔ دورہ سے تشریف لاکر کشتی گاہ میں رونق افروز ہوئے اور ایسا انتظام کیا کہ قابل تعریف ہے یہ مہینہ ستمبر آفتاب کی تپش اور دن کے ساڑھے تین بجے جو سخت گرمی کا وقت تھا اتنے بڑے ہجوم میں اپنی صحت کا کچھ لحاظ نہ کیا اور وہاں موجود رہے جناب کنیڈی صاحب کپتان پولیس لودیانہ بھی تشریف فرما تھے پولیس کا انتظام قابل آفرین تھا حسن اتفاق سے جناب خانصاحب خان محمد ظفر خانصاحب مروت قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ جنکے کارہائے نمایاں کا اخبارات میں کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے فرض منصبی کی ادائیگی کے لئے وہاں موجود تھے۔ اور چونکہ آپکی شجاعت ضرب المثل ہے کہ وہ انسانی حفاظت کے لئے اپنے آپکو خطرہ میں ڈالدیتے ہیں۔ یہاں بھی ان سے اس صفت کا ظہور ہوا یعنی دو ہندو خورد سال لڑکے ہجوم کے وقت آدمیوں کے درمیان سخت نرغہ میں آگئے۔ قریب تھا کہ وہ دونوں مرجاتے اُن کی چیخ کی آواز سنکر خانصاحب فوراً للکارتے ہوئے ہجوم میں جا پڑے۔ اور لڑکوں کو صحیح سلامت اجل کے پنجے سے نکال لاتے۔ اگر اس وقت اُن کی مردانہ کام نہ دیتی تو لڑکوں کے والدین کو اپنے نورچشموں سے دائمی مفارقت ہوجاتی یہ جو تھا واقعہ ہے کہ خانصاحب نے انسانی ہمدردی کا اظہار فرمایا یہ خانصاحب کا ہی کام تھا کہ بموجب ارشاد ڈپٹی کمشنر صاحب پندرہ بیس ہزار آدمی کو جو وہاں جمع تھا بعد از کشتی احاطہ کی دروازہ کی کھڑکی سے جو نہایت تنگ تھی بسہولیت تمام نکالا اور کسی کو کچھ تکلیف نہ ہونے دی۔ منتظمان گئوشالہ نے بڑے خلوص و حسن و اعتقاد و خلوص نیت سے صاحب بہادر کے خیر مقدم پر انگریزی باجے سے سلامی ادا کی۔ لالہ دیو یہ اس وما شر بادو کشن و بابو تنور لعل و لالہ دیوی چند نے بجائے اظہار شکریہ تشریف آوری صاحب ممدوح ایک اڈریس پیش کیا جسکو حضور نے منظور فرمایا اور خوشنودی ظاہر کی اس رعایا پروری پر ہم سب ہندو مسلمان دست بدعا ہیں کہ خدا کے فضل سے یہ لائق اور مہربان حاکم ہمیشہ اس ضلع میں بخیر و عافیت رہیں تا کہ رعایا اُن کے دست مبارک سے طرح طرح کے رحم و رفاہیت اٹھاوے اور تھے۔ بدمعاش جو دیانت جنبہ گھبراہٹ میں رہیں۔

ضرورت :- ایک انگریزی دان اردو دان مسیحی شخص کی ضرورت بحیثیت اسسٹنٹ ماسٹر آر پی چرچ دہرہ دون کی ہے اُمیدوار کو مشاہرہ مبلغ ۵ روپے ماہوار معہ ترقی آئندہ دیا جایگا درخواست کنندہ معہ نقولات سرٹیفکیٹ یہ حسب ذیل پر روانہ کریں۔ اُمیدوار کو خط و کتابت انگریزی اور اُردو زبان میں بھی آسانی ہوگی۔

کے معرفت - ماسٹر - آر پی - چرچ - **دہرہ دون**

ضرورت :- ایک سرنبانہ ہاسپٹل اسسٹنٹ کی لیپر اسایلم سباتھو کیلئے ضرورت ہے کرسچین عیسائی کو ترجیح دیجاویگی پر دوسرے لوگوں کی درخواستوں پر بھی غور کیا جاویگا مشاہرہ ۳۵ روپیہ وار دیا جاویگا۔ سائل اپنی اپنی درخواستیں بادری آرڈی میری صاحب مہتمم لیپر اسایلم اے - پی مشن سباتھو کے نام ارسال کریں





پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی سیمیوں کا سب سے بڑا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپے نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹیں پراسپکٹس وار دو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹرجے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۲ر

ہندوستان وپنجاب " " ۲ر

غیر ممالک سے " " ۳۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	مجر	ہجر	ے
چوتھائی کالم	ہجر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر اٹھ روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں؟

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہو اُسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہہ ہی کہتے ہیں کہ ہیضے ہی سے تھوڑا سوچو تو ہیضہ کیوں اُٹھانا پڑے گلیوں ہیں ایک ایک شیشی عرق کافور کی ہر گھر میں ڈال رکھے یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک حال بچہ والی کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینے کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ بچوں کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بد ہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب بیماریاں کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ وہ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتوں کا کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو کولی کریم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ

نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ ۹ سے ما ۵ سہ کرو نول لعہ ر +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب سکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ صہ فی ہفتہ تمام سال کے لئے علعہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۸ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک ۸ر روپیہ اور محصولڈاک

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹر نیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے نہ صرف اس اشتہار سے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں گی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں بخدمت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی یا وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر منّا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

پانچہزار روپیہ کا انعام

[illegible]

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائی براؤن چھپا اور شائع ہوا